بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡد

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ

دفتر مجلس انصاراللہ بھارت

Office Of The Majlis Ansarullah Bharat

Mohallah Ahmadiyya Qadian-143516, Distt.Gurdaspur (Punjab) INDIA

محلہ احمدیہ قادیان ۱۴۳۵۱۶ ضلع: گورداسپور (پنجاب) Mob.9682536974, E-Mail :ansarullah@qadian.in

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عظیم المرتبت خلیفہ راشد فاروقِ اعظم حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اوصافِ حمیدہ کا تذکرہ

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 17؍ ستمبر 2021ء بمقام مسجد مبارک، اسلام آباد، ٹلفورڈ (یوکے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔
بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ۔ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ۔ مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ۔ اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ۔
اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ۔ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ ۬ۙ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا الضَّآلِّیۡنَ۔

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت عمرؓ کے زمانے کے واقعات کا ذکر چل رہا تھا جس میں آج جنگ یرموک کے متعلق کچھ بیان کروں گا۔ جنگ یرموک پندرہ ہجری یا بعض کے نزدیک فتحِ دمشق سے پیشتر تیرہ ہجری میں لڑی گئی تھی۔ ایک روایت کے مطابق حضرت عمرؓ کو سب سے پہلے جنگ یرموک میں فتح کی خوش خبری ملی تھی، اس وقت حضرت ابوبکرؓ کی وفات کو بیس دن گزرے تھے جبکہ بعض کے نزدیک سب سے پہلے فتحِ دمشق کی خوش خبری ملی تھی اور شواہد سے یہی بات زیادہ درست لگتی ہے۔ رومی دمشق و حمص سے شکست کھا کر سرحدی شہر انطاکیہ پہنچے جہاں ہرقل نے اپنے ہوشیار اور معزز درباریوں سے رائے طلب کی کہ عرب جو ساز و سامان اور جنگی زور میں تم سے کم ہیں، تم پر غالب کیسے آرہے ہیں۔ تمام مشیروں نے ندامت سے سر جھکا لیے تاہم ایک تجربہ کار، بڈھے نے کہا کہ عرب اخلاق میں ہم سے اچھے ہیں۔ وہ رات کو عبادت کرتے اور دن کو روزہ رکھتے ہیں، کسی پر ظلم نہیں کرتے۔ آپس میں ایک دوسرے سے برابری کے ساتھ ملتے ہیں۔ اور ہمارا یہ حال ہے کہ شراب پیتے ہیں بدکاریاں کرتے ہیں اقرار کی پابندی نہیں کرتے اوروں پر ظلم کرتے ہیں اور اس کا یہ اثر ہے کہ ان کے کام میں تو جوش ہے اور استقلال پایا جاتا ہے اور ہمارا جو کام ہوتا ہے ہمت اور استقلال سے خالی ہوتا ہے۔ قیصر شام سے نکل جانے کا ارادہ کر چکا تھا لیکن عیسائی فریادیوں نے جوق در جوق آکر اس سے فریاد کی، جس سے قیصر کو بھی غیرت آئی اور اس نے اپنی شہنشاہی کا پورا زور عرب کے مقابلے میں صرف کر دیا۔ قسطنطنیہ، جزیرہ آرمینیا ہر جگہ سے فوجیں انطاکیہ میں امڈ آئیں۔

حضرت ابوعبیدہؓ کو اس تیاری کی خبر ہوئی تو آپؓ نے بڑی پُراثر تقریر کی اور مشاورت طلب کی۔ یزید بن ابی سفیان نے مشورہ دیا کہ عورتوں اور بچوں کو شہر میں چھوڑ کر خود شہر کے باہر لشکر آراہو جائے۔ اس پر شرحبیل

بن حسنہ نے کہا کہ شہر والے عیسائی ہیں اس طرح کہیں وہ اندر سے بغاوت ہی نہ کر دیں۔ حضرت ابو عبیدہؓ نے کہا کہ عیسائیوں کو شہر بدر کر دیتے ہیں جس پر شرحبیل نے کہا کہ یوں تو نقضِ عہد ہو گا تو ابو عبیدہؓ کو فوراً اپنی غلطی کا احساس ہو گیا۔ آخر یہ رائے ٹھہری کہ دمشق پہنچا جائے جہاں خالدؓ بھی موجود ہیں اور عرب کی سرحد بھی قریب ہے۔ اس کے بعد حضرت ابو عبیدہؓ کے حکم سے اہلِ شہر کی حفاظت کے لیے وصول کردہ جزیہ یا خراج کی لاکھوں کی رقم انہیں واپس کر دی گئی جس کا عیسائیوں اور یہودیوں پر بڑا اثر ہوا۔ ابو عبیدہؓ نے صرف حمص والوں کے ساتھ یہ برتاؤ نہیں کیا بلکہ جس قدر اضلاع فتح ہو چکے تھے ہر جگہ لکھ بھیجا کہ جزیہ کی جس قدر رقم وصول ہوئی ہے واپس کر دی جائے۔ یہ بھی ہے حوالے ملتے ہیں کہ پہلے حضرت عمرؓ سے پوچھا گیا تھا اور حضرت عمرؓ نے ہی فرمایا تھا کہ سب کچھ اگر تم نہیں حفاظت کر سکتے تو ان کا جو کچھ بھی لیا ہے جزیہ وغیرہ واپس کرو۔

جب حضرت ابو عبیدہؓ نے تمام حالات حضرت عمرؓ کو لکھے تو آپؓ یہ سن کر کہ مسلمان رومیوں کے ڈر سے حمص چلے آئے ہیں نہایت رنجیدہ ہوئے۔ آپؓ نے لکھا کہ میں سعید بن عامر کو مدد کے لیے بھیجتا ہوں۔ حضرت ابو عبیدہؓ ابھی دمشق پہنچے ہی تھے کہ عمرو بن عاص کی طرف سے اردن کے اضلاع میں بغاوت کی خبر ملی۔ چنانچہ دوسرے ہی دن حضرت ابو عبیدہؓ اردن کی حدود میں یرموک پہنچ گئے۔ یہاں سے پشت پر عرب کی سرحد قریب تھی اور کھلا میدان ہونے کی وجہ سے جنگی ضرورت کے تحت پیچھے ہٹنا آسان تھا۔ جب مسلمانوں نے رومیوں کی جنگی تیاری کی خبریں سنیں تو گھبرا گئے۔ ایسے میں ابو عبیدہؓ نے حضرت عمرؓ کو پھر خط لکھا۔ حضرت عمرؓ نے تمام انصار و مہاجرین کو جمع کر کے خط سنایا تو تمام صحابہ رو پڑے اور کہا کہ اے امیر المومنین! ہمیں اجازت دیں کہ ہم اپنے بھائیوں پر جا کر نثار ہو جائیں۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے حضرت عمرؓ کو سپہ سالار بننے اور صحابہ کے ساتھ خروج کا مشورہ دیا لیکن اور صحابہ نے اس رائے سے اختلاف کیا اور رائے یہ ٹھہری کہ اور امدادی فوجیں بھیجی جائیں۔ اس وقت تک دشمن یرموک سے تین چار منزل کے فاصلے پر رہ گیا تھا اور مدد کا پہنچنا ناممکن تھا۔ حضرت عمرؓ نے ایک نہایت پُر تاثیر خط لکھا اور قاصد سے کہا کہ خود ایک ایک صف میں جا کر یہ خط سنانا اور زبانی کہنا کہ عمر تم لوگوں کو سلام کہتا ہے اور کہتے ہیں کہ اے اہل اسلام بے جگری سے لڑو اور اپنے دشمنوں پر شیروں کی طرح جھپٹو اور تلواروں سے ان کی کھوپڑیوں کو کاٹ ڈالو اور چاہیئے کہ وہ لوگ تمہارے نزدیک چیونٹیوں سے بھی حقیر ہوں۔ ان کی کثرت تم لوگوں کو خوفزدہ نہ کرے اور تم میں سے جو ابھی تم سے نہیں ملے ان کی وجہ سے پریشان نہ ہونا۔ جس روز قاصد خط لے کر پہنچا حسنِ اتفاق سے اسی روز سعید بن عامر بھی ایک ہزار کے لشکر کے ساتھ پہنچ گئے جس سے مسلمانوں کو بہت تقویت ملی۔

دونوں افواج صف آرا ہوئیں۔ رومیوں کے پاس دو لاکھ سے زیادہ کی جمعیت اور چوبیس صفیں تھیں جن کے آگے مذہبی پیشوا صلیبیں لیے جوش دلاتے تھے۔ ابتدائی مبارزت کے بعد پہلے روز رومیوں نے شکست

کھائی۔ اگلے روز رومیوں نے مسلمانوں کو مال وزر کی طمع دلانے کے لیے اپنا قاصد بھیج کر صلح کی گفتگو کرنا چاہی۔ جس وقت قاصد پہنچا مسلمان نمازِ مغرب ادا کر رہے تھے۔ قاصد مسلمانوں کی محویت، ادب و قار اور خضوع کو حیرت و استعجاب سے دیکھتا رہا۔ نماز کے بعد اس نے حضرت ابو عبیدہؓ سے چند سوالات کیے مثلاً کہ تم عیسیٰؑ کی نسبت کیا اعتقاد رکھتے ہو؟ آپؓ نے سورۂ آلِ عمران کی آیت 60 اور سورۂ نساء کی آیات 172 اور 173 کی تلاوت کی۔ ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش کو حضرت آدمؑ کی پیدائش سے مشابہ قرار دیا ہے اور اہلِ کتاب کو نصیحت فرمائی ہے کہ دین کے معاملے میں غلو سے کام نہ لیں۔ مسیح ہرگز اس امر کو برا نہ منائے گا کہ وہ اللہ کا بندہ متصور ہو۔ یہ آیات سن کر وہ قاصد یہ کہتا ہوا کہ عیسیٰؑ کے یہی اوصاف ہیں اور یقیناً تمہارا رسول سچا ہے مسلمان ہو گیا۔ اگلے روز مسلمانوں کی طرف سے حضرت خالدؓ سفارت کے لیے گئے۔ رومیوں نے اپنے جاہ و جلال سے انہیں مرعوب کرنا چاہا لیکن حضرت خالدؓ نے تحقیر سے ان سب سے اعراض برتا۔ رومیوں کے کمانڈر باہان نے مال و متاع کا لالچ دیا جسے حضرت خالدؓ نے حقارت سے ردّ کر دیا۔

سفارت کے بعد اس آخری لڑائی کی تیاریاں شروع ہوئیں جس کے بعد رومی پھر کبھی سنبھل نہ سکے۔ اگلے روز رومی جوش اور سروسامان کے ساتھ مقابلے کے لیے نکلے۔ حضرت خالدؓ نے بھی عرب کے عام قاعدے سے ہٹ کر نئے طور سے فوج آرائی کی۔ اس طرح تیس پینتیس ہزار کی فوج کے چھتیس حصّے کر کے اسے نہایت مہارت اور خوبی سے صف در صف کھڑا کیا۔ خطیب فوج کو جوش اور حوصلہ دلا کر ایک نیا ولولہ اور جذبہ پیدا کر رہے تھے۔ مسلمانوں کی فوج میں تمام عرب سے منتخب لوگ شامل تھے۔ جن میں ایک سَو بدری صحابہ اور ایک ہزار وہ بزرگ تھے جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ مبارک دیکھا تھا۔ اس معرکے کی ایک یہ بھی خصوصیت ہے کہ عورتیں بھی اس میں شریک تھیں اور نہایت بہادری سے لڑیں۔ انھی میں ابو سفیان کی بیوی ہند بھی تھیں جنہوں نے بڑی دلیری سے لڑتے ہوئے شہادت کا مقام پایا۔

رومیوں کے جوش کا یہ عالم تھا کہ تیس ہزار آدمیوں نے ثابت قدم رہنے کے لیے پاؤں میں بیڑیاں پہن لی تھیں۔ ہزاروں پادری اور بشپ ہاتھوں میں صلیب لیے حضرت عیسیٰؑ کی جے پکار رہے تھے۔ دو لاکھ کا ٹڈی دل لشکر آگے بڑھا اور نہایت زور کا حملہ کیا۔ مسلمان دیر تک ثابت قدم رہے لیکن پھر مسلمانوں کا میمنہ ٹوٹ گیا۔ عورتوں نے مسلمان سپاہیوں کو پیچھے ہٹتے دیکھا تو انہیں غیرت دلائی۔ جنگ میں یہ شدت تھی کہ ہر طرف ہاتھ بازو کٹ کٹ کر گرتے جاتے تھے لیکن سپاہیوں کے پایۂ ثبات میں لغزش نہ آتی تھی۔

دفعتاً حضرت خالدؓ فوج کی صفیں چیرتے ہوئے آگے نکلے اور اس زور سے حملہ کیا کہ رومیوں کی صفیں پلٹ ڈالیں اور انہیں دباتے ہوئے سپہ سالار درنجار تک پہنچ گئے۔ عکرمہ بن ابی جہل نے عیسائیوں کو للکارا اور چار سَو آدمیوں کی مرنے پر بیعت لے کر آگے بڑھے اور قریباً سب وہیں کٹ کر رہ گئے مگر دشمن کے ہزاروں

آدمیوں کو برباد کر گئے۔ عین اسی وقت رومی میمنہ کا سردار ابن قناطیر میسرہ پر حملہ آور ہوا۔ میسرہ میں زیادہ سپاہی لحم وغسان قبیلے کے تھے جو مدت سے رومیوں کے باج گزار چلے آ رہے تھے اور یوں طبعاً رومیوں سے مرعوب تھے۔ وہ اس حملے کی تاب نہ لا سکے اور پیچھے ہٹے، پیچھے موجود مسلم خواتین آگے بڑھیں اور بڑی پامردی سے عیسائیوں کو آگے آنے سے روک دیا۔ فوج کی صورتِ حال ابتر ہو رہی تھی لیکن افسروں کی شجاعت دیدنی تھی۔ لڑائی میں اب تک رومیوں کا پلڑا بھاری تھا کہ اچانک قیس بن ھبیرہ جو میسرہ کی پشت پر متعین تھے عقب سے حملہ آور ہوئے۔ یہ حملہ ایسی شدت کا تھا کہ رومی سنبھل نہ سکے، ان کی تمام صفیں ابتر ہو گئیں ساتھ ہی سعید بن زید نے قلب سے نکل کر حملہ کیا۔ رومی دور تک ہٹتے چلے گئے یہاں تک کہ میدان کے سرے پر جو نالہ تھا اس کے کنارے تک آ گئے۔ تھوڑی دیر میں ان کی لاشوں نے وہ نالہ بھر دیا اور میدان خالی ہو گیا۔ غرض اللہ تعالیٰ نے اس اہم ترین جنگ میں مسلمانوں کو عظیم الشان فتح سے ہم کنار کیا۔ اس لڑائی کا یہ واقعہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جس وقت گھمسان کی لڑائی ہو رہی تھی ایک مسلمان سپاہی حباس بن قیس ایسی جاں بازی سے لڑے کہ پاؤں کٹ گیا مگر انہیں پتا ہی نہ چلا۔

اس جنگ میں رومیوں کے ستّر ہزار یا ایک لاکھ سپاہی مارے گئے۔ مسلمانوں کی طرف سے تین ہزار کا نقصان ہوا۔ قیصر کو انطاکیہ میں شکست کی خبر ملی تو وہ اسی وقت قسطنطنیہ روانہ ہو گیا۔ حضرت عمرؓ کو فتح کی خوش خبری پہنچی تو دفعتاً سجدے میں گر گئے اور خدا کا شکر ادا کیا۔ حضرت مصلح موعودؓ نے بھی اس جنگ کی تفاصیل بیان فرمائی ہیں۔ آپؓ کو تاریخ پر بڑا عبور حاصل تھا اور آپؓ کا خیال تھا کہ حضرت ابوعبیدہؓ نے حضرت عمرؓ سے پوچھ کر ٹیکس وغیرہ عیسائی شہریوں کو واپس کیا تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ حضرت عکرمہؓ اور ان کے بارہ ساتھیوں کے ایثار کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ جب جنگ کے بعد پانی پلانے والا شخص ان کے پاس پہنچا تو حضرت عکرمہ نے اگلے زخمی کی طرف اشارہ کیا اور کہا پہلے انہیں پلاؤ وہ مجھ سے زیادہ مستحق ہے وہ اس زخمی کے پاس گیا تو اس نے اگلے زخمی کی طرف اشارہ کر کے کہا وہ مجھ سے زیادہ مستحق ہے پہلے اسے پلاؤ۔ اس طرح وہ جس سپاہی کے پاس جاتا وہ اسے دوسرے کی طرف بھیج دیتا اور کوئی پانی نہ پیتا۔ جب وہ آخری زخمی کے پاس پہنچا تو وہ فوت ہو چکا تھا۔ جب عکرمہ کی طرف لوٹا تو وہ بھی دم توڑ چکے تھے۔ اس طرح باقی زخمیوں کا حال ہوا جن کے پاس وہ گیا وہ فوت ہو چکا تھا۔

حضورِ انور نے خطبے کے آخر میں فرمایا کہ یہ ذکر ابھی چل رہا ہے اور ان شاء اللہ آئندہ بھی بیان ہو گا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ. عِبَادَ اللّٰہِ رَحِمَکُمُ اللّٰہُ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ اُذْکُرُوا اللّٰہَ یَذْکُرْکُمْ وَادْعُوْہُ یَسْتَجِبْ لَکُمْ وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ.